روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 5 جنوری 2013ء 22 صفر 1434 ہجری 5 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 5

نماز میں کامل توجہ

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم پر مدہوشی کی کیفیت ہو۔ یہاں تک کہ اس قابل ہو جاؤ کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ جنبی ہونے کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) یہاں تک کہ نہالو سوائے اس کے کہ تم مسافر ہو۔ (النساء:44)

ارشادات عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

تمباکو کی نسبت فرمایا کہ:

یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کرسکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی مال کو بے جا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شئے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔ انگریز بھی چاہتے ہیں کہ اسے دور کردیں۔ (البدر مورخہ 3/اپریل 1903ء) (ملفوظات جلد سوم صفحہ 175)

ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے ہوئے اشتہار دیا۔ اس کو آپ نے سنا اور فرمایا کہ:

اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے، نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار ومبتلا ہوجاتے ہیں تاوہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔

فرمایا: اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ (دین) لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 110)

تمباکو کے مضرات پر ایک مختصر مضمون پڑھا گیا جس میں کل امراض کو تمباکو کا نتیجہ قرار دیا گیا تھا اور تمباکو کی مذمت میں بہت ہی مبالغہ کیا گیا تھا اُس کو سن کر حضرت حجت اللہ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ کے کلام اور مخلوق کے کلام میں کس قدر فرق ہوتا ہے۔ شراب کے مضار اگر بیان کئے ہیں تو اس کا نفع بھی بتا دیا ہے اور پھر اس کو روکنے کے لئے یہ فیصلہ کردیا کہ اس کا ضرر نفع سے بڑھ کر ہے۔ دراصل کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی نفع نہ ہو مگر مخلوق کے کلام کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اب دیکھ لو اس نے اس کے مضرات ہی مضرات بتائے ہیں کسی ایک نفع کا بھی ذکر نہیں کیا۔ تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اس کو مکروہ جانتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر یہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتا تو آپ نہ اپنے لئے اور نہ اپنے صحابہ کے لئے کبھی اس کو تجویز کرتے بلکہ منع کرتے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 367)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کرکے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہوچکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 40

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

جب لشکر مکہ کی طرف بڑھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ کسی سڑک کے کونے پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کھڑے ہو جاؤ تا کہ وہ اسلامی لشکر اور اس کی فدائیت کو دیکھ سکیں۔ حضرت عباسؓ نے ایسا ہی کیا۔ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے سامنے سے یکے بعد دیگرے عرب کے وہ قبائل گزرنے شروع ہوئے جن کی امداد پر مکہ بھروسہ کر رہا تھا، مگر آج وہ کفر کا جھنڈا نہیں لہرا رہے تھے آج وہ اسلام کا جھنڈا لہرا رہے تھے اور ان کی زبان پر خدائے قادر کی توحید کا اعلان تھا۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کے لئے آگے نہیں بڑھ رہے تھے جیسا کہ مکہ والے امید کرتے تھے بلکہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لئے تیار تھے اور ان کی انتہائی خواہش یہی تھی کہ خدائے واحد کی توحید اور اس کی تبلیغ کو دنیا میں قائم کر دیں۔ لشکر کے بعد لشکر گزر رہا تھا کہ اتنے میں اشجع قبیلے کا لشکر گزرا۔ اسلام کی محبت اور اس کے لئے قربان ہونے کا جوش ان کے چہروں سے عیاں اور ان کے نعروں سے ظاہر تھا۔ ابوسفیان نے کہا۔ عباس! یہ کون ہیں؟ عباسؓ نے کہا یہ اشجع قبیلہ ہے۔ ابوسفیان نے حیرت سے عباسؓ کا منہ دیکھا اور کہا سارے عرب میں اِن سے زیادہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن نہیں تھا۔ عباسؓ نے کہا یہ خدا کا فضل ہے جب اُس نے چاہا ان کے دلوں میں اسلام کی محبت داخل ہو گئی۔ سب سے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کا لشکر لئے ہوئے گزرے۔ یہ لوگ دو ہزار کی تعداد میں تھے اور سر سے پاؤں تک زِرہ بکتروں میں چھپے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ اُن کی صفوں کو درست کرتے چلے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے قدموں کو سنبھال کر چلو تا کہ صفوں کا فاصلہ ٹھیک رہے۔ اِن پرانے فدا کارانِ اسلام کا جوش اور ان کا عزم اور ان کا ولولہ ان کے چہروں سے ٹپکا پڑتا تھا۔ ابوسفیان نے ان کو دیکھا تو اس کا دل دہل گیا۔ اس نے پوچھا عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار و مہاجرین کے لشکر میں جا رہے ہیں۔ ابوسفیان نے جواب دیا اس لشکر کا مقابلہ کرنے کی دنیا میں کس کو طاقت ہے۔ پھر وہ حضرت عباسؓ سے مخاطب ہوا اور کہا عباس! تمہارے بھائی کا بیٹا آج دنیا میں سب سے بڑا بادشاہ ہو گیا ہے۔ عباسؓ نے کہا اب بھی تیرے دل کی آنکھیں نہیں کھلیں یہ بادشاہت نہیں یہ تو نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں ہاں اچھا پھر نبوت ہی سہی۔

جس وقت یہ لشکر ابوسفیان کے سامنے سے گزر رہا تھا انصار کے کمانڈر سعد بن عبادہؓ نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا آج خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مکہ میں داخل ہونا تلوار کے زور سے حلال کر دیا ہے۔ آج قریشی قوم ذلیل کر دی جائے گی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو اس نے بلند آواز سے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! کیا آپ نے اپنی قوم کے قتل کی اجازت دے دی ہے؟ ابھی ابھی انصار کے سردار سعدؓ اور ان کے ساتھی ایسا ایسا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے بلند آواز یہ کہا ہے آج لڑائی ہوگی اور مکہ کی حرمت آج ہم کو لڑائی سے باز نہیں رکھ سکے گی اور قریش کو ہم ذلیل کر کے چھوڑیں گے یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ تو دنیا میں سب سے زیادہ نیک، سب سے زیادہ رحیم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں۔ کیا آج اپنی قوم کے ظلموں کو بھول نہ جائیں گے؟ ابوسفیان کی یہ شکایت و التجاء سن کر وہ مہاجرین بھی جن کو مکہ کی گلیوں میں پیٹا اور مارا جاتا تھا، جن کو گھروں اور جائیدادوں سے بے دخل کیا جاتا تھا تڑپ گئے اور ان کے دلوں میں بھی مکہ کے لوگوں کی نسبت رحم پیدا ہو گیا تھا اور انہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! انصار نے مکہ والوں کے مظالم کے جو واقعات سنے ہوئے ہیں آج ان کی وجہ سے ہم نہیں جانتے کہ وہ قریش کے ساتھ کیا معاملہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوسفیان! سعدؓ نے غلط کہا ہے آج رحم کا دن ہے۔ آج اللہ تعالیٰ قریش اور خانہ کعبہ کو عزت بخشنے والا ہے۔ پھر آپ نے ایک آدمی کو سعدؓ کی طرف بھجوایا اور فرمایا اپنا جھنڈا اپنے بیٹے قیس کو دے دو کہ وہ تمہاری جگہ انصار کے لشکر کا کمانڈر ہو گا۔ اس طرح آپ نے مکہ والوں کا دل بھی رکھ لیا اور انصار کے دلوں کو بھی صدمہ پہنچنے سے محفوظ رکھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیسؓ پر پورا اعتبار بھی تھا کیونکہ قیسؓ نہایت ہی شریف طبیعت کے نوجوان تھے۔ ایسے شریف کہ تاریخ میں لکھا ہے کہ ان کی وفات کے قریب جب بعض لوگ ان کی عیادت کے لئے آئے اور بعض نہ آئے تو انہوں نے اپنے دوستوں سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ بعض جو میرے واقف ہیں میری عیادت کے لیے نہیں آئے۔ ان کے دوستوں نے کہا آپ بڑے مخیّر آدمی ہیں آپ ہر شخص کو اُس کی تکلیف کے وقت قرضہ دے دیتے ہیں۔ شہر کے بہت سے لوگ آپ کے مقروض ہیں اور وہ اس لئے آپ کی عیادت کے لئے نہیں آئے کہ شاید آپ کو ضرورت ہو اور آپ اُن سے روپیہ مانگ بیٹھیں۔ آپ نے فرمایا اوہو! میرے دوستوں کو بلا وجہ تکلیف ہوئی میری طرف سے تمام شہر میں منادی کر دو کہ ہر شخص جس پر قیس کا قرضہ ہے وہ اُسے معاف ہے۔ اِس پر اِس قدر لوگ ان کی عیادت کے لئے آئے کہ ان کے مکان کی سیڑھیاں ٹوٹ گئیں۔

جب لشکر گزر چکا تو عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا۔ اب اپنی سواری دَوڑا کر مکہ پہنچو اور اُن لوگوں کو اطلاع دے دو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے ہیں اور انہوں نے اِس اِس شکل میں مکہ کے لوگوں کو امان دی ہے۔ جب کہ ابوسفیان اپنے دل میں خوش تھا کہ میں نے مکہ کے لوگوں کی نجات کا رستہ نکال لیا ہے اُس کی بیوی ہندہ نے جو ابتدائے اسلام سے مسلمانوں سے بغض اور کینہ رکھنے کی لوگوں کو تعلیم دیتی چلی آئی تھی اور باوجود کافر ہونے کے فی الحقیقت ایک بہادر عورت تھی آگے بڑھ کر اپنے خاوند کی ڈاڑھی پکڑ لی اور مکہ والوں کو آوازیں دینی شروع کیں کہ آؤ اور اِس بڈھے احمق کو قتل کر دو کہ بجائے اِس کے کہ تم کو یہ نصیحت کرتا کہ جاؤ اور اپنی جانوں اور اپنے شہر کی عزت کے لئے لڑتے ہوئے مارے جاؤ یہ تم میں امن کا اعلان کر رہا ہے۔ ابوسفیان نے اُس کی حرکت کو دیکھ کر کہا۔ بے وقوف! یہ اِن باتوں کا وقت نہیں جا اور اپنے گھر میں چھپ جا۔ میں اُس لشکر کو دیکھ کر آیا ہوں جس لشکر کے مقابلہ کی طاقت سارے عرب میں نہیں ہے۔ پھر ابوسفیان نے بلند آواز سے امان کی شرائط بیان کرنا شروع کیں اور لوگ بے تحاشا اُن گھروں اور اُن جگہوں کی طرف دَوڑ پڑے، جن کے متعلق امان کا اعلان کیا گیا تھا۔ صرف گیارہ مرد اور چار عورتیں ایسی تھیں جن کی نسبت شدید ظالمانہ قتل اور فساد ثابت تھے، وہ گویا جنگی مجرم تھے اور ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ قتل کر دیئے جائیں کیونکہ وہ صرف کفر یا لڑائی کے مجرم نہیں بلکہ جنگی مجرم ہیں۔

اِس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولیدؓ کو بڑی سختی سے حکم دے دیا تھا کہ جب تک کوئی شخص لڑے نہیں تم نے لڑنا نہیں۔ لیکن جس طرف سے خالدؓ شہر میں داخل ہوئے اُس طرف امن کا اعلان ابھی نہیں پہنچا تھا اُس علاقہ کی فوج نے خالد کا مقابلہ کیا اور 24 آدمی مارے گئے۔ چونکہ خالدؓ کی طبیعت بڑی جوشیلی تھی کسی نے دَوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچا دی اور عرض کیا کہ خالدؓ کو روکا جائے ورنہ وہ سارے مکہ والوں کو قتل کر دے گا۔ آپ نے فوراً خالد کو بلوایا اور فرمایا کیا میں نے تم کو لڑائی سے منع نہیں کیا تھا؟ خالدؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ نے منع تو فرمایا تھا لیکن اِن لوگوں نے پہلے ہم پر حملہ کیا اور تیر اندازی شروع کر دی میں کچھ دیر تک رُکا اور میں نے کہا کہ ہم تم پر حملہ نہیں کرنا چاہتے تم ایسا مت کرو۔ مگر جب میں نے دیکھا کہ یہ کسی طرح باز نہیں آتے تو پھر میں اُن سے لڑا اور خدا نے اُن کو چاروں طرف پراگندہ کر دیا۔

بہر حال اس خفیف سے واقعہ کے سوا اور کوئی واقعہ نہ ہوا اور مکہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے آپ سے لوگوں نے پوچھا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! کیا آپ اپنے گھر میں ٹھہریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا عقیل نے (یہ آپ کے چچا زاد بھائی تھے) ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا بھی ہے؟ یعنی میری ہجرت کے بعد میرے رشتہ داروں نے میری ساری جائیداد بیچ باچ کر کھا لی ہے اب مکہ میں میرے لیے کوئی ٹھکانا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا ہم حیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے۔ یہ مکہ کا ایک میدان تھا جہاں قریش اور کنانہ قبیلہ نے مل کر قسمیں کھائی تھیں کہ جب تک بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر ہمارے حوالہ نہ کر دیں اور ان کا ساتھ نہ چھوڑ دیں ہم ان سے نہ شادی بیاہ کریں گے نہ خرید و فروخت کریں گے۔ اس عہد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چچا ابو طالب اور آپ کی جماعت کے تمام افراد وادیٔ ابو طالب میں پناہ گزین ہوئے تھے اور تین سال کی شدید تکلیفوں کے بعد خدا تعالیٰ نے انہیں نجات دلائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انتخاب کیسا لطیف تھا۔ مکہ والوں نے اِسی مقام پر قسمیں کھائی تھیں کہ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سپرد نہ کر دیئے جائیں ہم آپ کے قبیلہ سے صلح نہیں کریں گے۔ آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسی میدان میں جا کر اُترے اور گویا مکہ والوں سے کہا کہ جہاں تم چاہتے تھے میں وہاں آ گیا ہوں مگر بتاؤ تو سہی کیا تم میں طاقت ہے کہ آج مجھے اپنے ظلموں کا نشانہ بنا سکو!! وہی مقام جہاں تم مجھے ذلیل اور مقہور شکل دیکھنا چاہتے تھے اور خواہش رکھتے تھے کہ میری قوم مجھے پکڑ کر اِس جگہ تمہارے سپرد کر دے وہاں میں ایسی شکل میں آیا ہوں کہ میری قوم ہی نہیں سارا عرب بھی میرے ساتھ ہے اور میری قوم نے مجھے تمہارے سپرد نہیں کیا بلکہ میری قوم نے تمہیں میرے سپرد کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ یہ دن بھی پیر کا دن تھا۔ وہی دن جس دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور سے نکل کر صرف ابوبکرؓ کی معیت میں مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ وہی دن جس میں آپ نے حسرت کے ساتھ ثور کی پہاڑی پر سے مکہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔ اے مکہ! تو مجھے دنیا کی ساری بستیوں سے زیادہ پیارا ہے لیکن تیرے باشندے مجھے اس جگہ پر رہنے نہیں دیتے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ

نبی کریمؐ کی شفقت اور رحمت

10 درہم کی کہانی جس کو خدا نے برکت اور خدمت خلق سے بھر دیا

وہ ایک چھوٹی سی بھولی بھالی لڑکی تھی۔ حالات کے بے رحم تھپیڑوں اور معاشرے کی سنگدل روش نے اسے اس چھوٹی عمر میں ہی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا تھا۔ خدا، جس نے سب انسانوں کو برابر پیدا کیا ہے، نے ہر دوسرے بچے کی طرح اس کے دل میں بھی زندگی سے لطف اندوز ہونے کی امنگ اور کھیل کود کا رجحان ودیعت کر رکھا تھا۔ اس کا جسم ضرور غلام تھا، لیکن اس کی روح تو ابھی تک آزاد تھی۔ جب وہ دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر کھیل کود میں مصروف ہوتی تو اپنے معصوم جہان کی اکیلی رانی ہوتی۔ تب کچھ لمحات ہی کو سہی، وہ ہر احساس غلامی و تکلیف سے بالا ہو جاتی۔ پھر اچانک کوئی آواز اسے زندگی کی تلخ حقیقتوں کی طرف واپس کھینچ لاتی۔ اس کی معصوم سوچ ابھی اس مقام تک نہ پہنچی تھی جہاں وہ انسانی برابری، غلامی و آزادی کے پیچیدہ سوالات میں الجھ جاتی۔

اس کے مالک بہت سے دیگر مالکان کے برعکس بہت مہربان واقع ہوئے تھے۔ لیکن پھر بھی ڈانٹ ڈپٹ اور کبھی کبھی مار تک بھی نوبت جا پہنچتی تھی۔ کچھ عرصہ قبل اس کے مالک ایک نئے دین کو اپنا چکے تھے۔ لڑکی ابھی دین اور عقائد کو سمجھنے سے قاصر تھی لیکن اسے یہ ضرور معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے مالکان اور دوسرے لوگوں کے طرز عمل میں ایک بیّن فرق پیدا ہو چکا تھا۔ وہ یہ بھی جان چکی تھی کہ اس دین کا بانی کون ہے اور اس کی بنیادی تعلیم کیا ہے۔

آج کے بہت ہی مبارک دن سورج اسی طرح مشرق سے طلوع ہوا تھا جیسے کہ ہر روز ہوتا تھا۔ اہل یثرب، جسے اب مدینۃ النبی ﷺ کہا جاتا تھا، کے باسی اسی طرح اپنے کاموں میں مصروف تھے جیسا کہ ہر روز ہوتے تھے۔ لڑکی بھی صبح سویرے سے اپنے مفوضہ کاموں میں مصروف تھی۔ اسے کچھ خبر نہ تھی کہ آج اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آنے والا ہے۔ ایک ایسا واقعہ جو اس کی زندگی تو بدلنے والا تھا ہی لیکن آپ ﷺ کی حسین زندگی کے ایک پہلو کی ادنیٰ جھلک دنیا کو دکھا کر ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ میں محفوظ ہونے والا تھا۔ خدا نے، جس کا علم کامل اور جس کی نظر بے خطا اور دل کی پاتال تک ہے، اس کی کسی ادا کو قبول کرتے ہوئے محمد ﷺ کے نور کی ایک کرن کے ظہور کے لئے اس معصوم لڑکی کو ذریعہ بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ لڑکی کتنی خوش نصیب تھی۔

لیکن خدا کی بنائی ہوئی اس رنگا رنگ دنیا میں ایک یہ بھی تو ریت ہے کہ ہر آسانی سے پہلے کچھ مشکل بھی ہو۔ ہر کامیابی سے پہلے کچھ ابتلاء بھی تو رکھا ہے۔ شاید اس لئے کہ تکلیف اور مشکل ہی کے وہ مبارک اوقات ہوتے ہیں جن میں انسان گھبرا کر اور تکلیف و بے بسی کے احساس سے معمور ہو کر شکستہ دل کے ساتھ حقیقی عجز و انکسار کو اختیار کرتا ہے۔ تب وہ رحیم و کریم خدا جو انکساری کو پسند فرماتا ہے اس کے لئے خوشی و سعادت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ تب اسے اس تنگی کے بعد فراخی اور تکلیف کے بعد خوشی دکھا کر شکر گزاری کا ایک نیا موقع فراہم کرتا ہے تا وہ اور بھی ترقی کرے۔ لڑکی کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہونا مقدر تھا۔

دن چڑھے اس کی مالکن نے اسے اپنے پاس بلایا اور دو درہم دیتے ہوئے حکم دیا کہ بازار سے ضرورت کی کچھ اشیاء خرید لائے۔ لڑکی پیسے لئے گھر سے خراماں خراماں نکلی۔ اس کا رخ بازار کی طرف جبکہ خیال راستہ میں کھیلتے بچوں اور اپنے مختلف کاموں میں مشغول لوگوں کی طرف تھا۔ کبھی وہ ٹک بھر کو رک کر کھیلتی اور کبھی مالکن کا حکم یاد کر کے بازار کی جانب رواں دواں ہو جاتی۔ آخر خدا خدا کر کے وہ بازار پہنچی اور مالکن کے حکم کے مطابق مصروف بازار میں ضروری اشیاء خریدنے لگی۔ دکاندار کو دینے کے لئے جب اس نے پیسے نکالنے چاہے تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ خدایا مالکن کے دیئے درہم کہاں گئے؟

وہ کبھی اپنے ہاتھوں کو دیکھتی تو کبھی لباس کے دامن کو پھر زمین پر اپنے راستہ کو۔ مالکن نے پیسے تو ہاتھ میں دیئے تھے۔ اور ہاتھ خالی تھے۔ کبھی کبھی وہ دامن میں بھی پیسے باندھ لیا کرتی تھی لیکن آج دامن میں بھی پیسے نہ تھے۔ اب کیا ہو گا؟ پہلے تو اس نے زمین پر پیسے تلاش کئے لیکن مصروف بازار میں گرے پیسے کہاں سے ملتے؟ خدا جانے کہاں گرے اور کہاں کھو گئے؟ اچانک اسے احساس ہوا کہ پیسوں کے بغیر تو سودا ہرگز نہ ملے گا۔ اور سودے کے بغیر جب وہ گھر جائے گی تو مالکن سودے کا پوچھے گی، پھر وہ کیا جواب دے گی؟ مالکن پیسے گم کرنے پر ناراض ہو کر ڈانٹ ڈپٹ کے علاوہ پٹائی بھی کرے گی۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس معصوم سی بچی کا اس شہر میں کوئی بھی نہ تھا۔ ورنہ ضرور وہ اس کی جانب رجوع کا سوچتی۔ اگر اس کی ماں، باپ یا کوئی رشتہ دار وہاں ہوتا تو ان سے مدد کی درخواست کرتی۔ لیکن اس نے ایسا کچھ بھی تو نہ کیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے معصوم سے ذہن میں یہ خیال ہی نہ آیا ہو۔ آخر مالکن کے ڈر اور پیسے گم ہونے کے افسوس اور اپنی بے بسی کے خیال سے اس کی پیاری پیاری آنکھوں میں موتی ایسے آنسو بھر آئے۔ تب وہ ایک طرف کھڑی ہو کر زار و قطار رونے لگی۔

اُدھر تو یہ واقعہ رونما ہوا اور اِدھر ایک اور ہی دنیا میں ایک جوہر آبدار کی ضوفشانی کا ایک نیا اور حسین منظر منصۂ شہود پر ابھرنے لگا۔ ایک غلام نے اپنے آقا ﷺ کے حضور دس درہم کا نذرانہ پیش کیا۔ دس درہم بظاہر ایک معمولی رقم تھی لیکن خدا جانے دینے والے نے کس اخلاص اور کس انکسار کے ساتھ، شکر گزاری اور وفا کی کن اداؤں کے ساتھ یہ رقم پیش کی کہ خدا نے اسے ایسے قبول فرمایا کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کا ذکر امر ہو گیا۔ ہوا یوں کہ آپ ﷺ نے بازار کا قصد فرمایا تا وہاں سے اپنے لئے ایک قمیص خرید فرمائیں۔ بازار پہنچ کر چار درہم میں ایک قمیص خرید فرما کر چلے تو ایک انصاری بلا تکلف درخواست گزار ہوئے: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے قمیص پہنائیں خدا آپ کو جنت میں قمیص پہنائے۔ معلوم ہوتا ہے اس انصاری کے پاس پہننے کو قمیص نہ تھی وگرنہ سر بازار ایسا نہ کہتا۔ آپ ﷺ کی جود و سخا کے متعلق اس کے اندازے، جو کہ روزمرہ کے مشاہدہ پر مبنی تھا، کے عین مطابق آپ ﷺ نے فوراً قمیص اسے عنایت فرما دی۔ پھر دوبارہ دکاندار سے چار درہم کی ایک قمیص خرید فرمائی۔ اب آپ ﷺ کے پاس دو درہم باقی تھے۔ دکان سے تشریف لے چلے تو رستہ میں اس معصوم روتی لڑکی پر توجہ فرمائی۔

کیوں؟ اور لوگ بھی تو تھے جو اسی بازار سے گزرتے تھے انہوں نے تو ایسا نہ کیا تھا۔ شائد اس لئے کہ آپ ﷺ خدا تعالیٰ کی رضا کی ہر راہ کو تلاش کرنے والے اور ایک مادر مہربان کی طرح اس کی مخلوق کی تکالیف کو خود ڈھونڈ ڈھونڈ کر دور کرنے والے تھے۔ تب اس رؤف و رحیم نے کمال شفقت سے روتی ہوئی لڑکی سے پوچھا کہ تم کیوں روتی ہو؟ لڑکی نے سادگی سے جواب دیا اے اللہ کے رسول ﷺ گھر والوں نے کچھ اشیاء خریدنے کو مجھے دو درہم دئے تھے، وہ گم ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی نصیحت دھیان دینے اور احتیاط کرنے کی نہ فرمائی اور اپنے آخری دو درہم فوراً بچی کو دے دیئے تا کہ وہ مطلوبہ چیزیں خرید کر گھر کو جائے۔ شاید اس لئے کہ بچی تو پہلے ہی اپنی غلطی کا احساس کر کے شرمندہ و خوف زدہ تھی۔ اس وقت اس غلام کو ہمدردی کی ضرورت تھی نہ نصیحت کی۔ انسانی فطرت کا یہ نباض اور راز شناس ان امور سے خوب واقف تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ تشریف لے چلے۔

لیکن......لیکن کچھ تو اس دل میں ایسا تھا جو اسے سب سے ممتاز کرتا تھا۔ خدا نے اسے یوں ہی تو رحمۃ اللعالمین کا خطاب نہیں عطا فرمایا تھا۔ کوئی وجہ تو تھی جو اسے مکارم اخلاق پر فائز بتایا گیا تھا۔ وہ نیکی کو سنوار کر، خوبصورت و حسین بنا کر اپنے آسمانی آقا کے حضور پیش کرنے کا عادی تھا۔ احسان کر کے توجہ پھیر لینا اس نے سیکھا ہی نہ تھا۔ احسان پر احسان کا ایک لامتناہی سلسلہ تھا جو ہر دم اس چشمہ فیوض سے جاری تھا۔ پلٹے بھی تو نگاہ بچی پر ہی رہی۔ تھوڑا چل کر رکے اور پھر گویا ہوئے کہ دو درہم تو دے دیئے ہیں اب کیوں رو رہی ہو؟ بچی نے جو اپنی پاک و معصوم فطرت کی بنا پر فوراً ہی پہچان گئی تھی کہ یہ ذات ماں سے زیادہ پیار کرنے والی ہے، بے دھڑک عرض کرنے لگی کہ اتنی دیر ہو گئی ہے گھر جاؤں گی تو مار پڑے گی۔ فرمایا اچھا چلو تمہارے گھر چلتے ہیں۔ ایسا اس لئے نہ تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بہت وقت تھا۔ خدا خود یہ گواہی دیتا ہے کہ ''دن کو تجھے بہت سے کام ہوتے ہیں۔'' پس آپ ﷺ کا بچی کے ساتھ جانا اپنی اہم مصروفیات میں سے وقت کی قربانی دینے سے ہی ممکن ہوا۔

لڑکی کے گھر پہنچ کر حسب معمول سلام دیا۔ گھر والوں نے اپنے آقا ﷺ کی آواز پہچان لی اور نہایت ہلکی آواز میں جواب دیا۔ اتنی ہلکی کہ آپ تک آواز پہنچ نہ پائے۔ آپ ﷺ نے بار دیگر سلام دیا۔ گھر والوں نے پھر وہی رویہ اختیار کیا۔ آپ ﷺ نے تیسری بار سلام کیا۔ اب کے گھر والوں کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ واپس تشریف لے جائیں گے باآواز بلند انہوں نے سلام کا جواب عرض کیا۔ معلوم تو آپ ﷺ کو خوب ہو گا کہ وہ گھر پر ہی ہیں کیونکہ بچی نے ابھی تو بتایا تھا لیکن پھر بھی دریافت فرمایا، شاید ہمیں سمجھانے کے لئے، کہ پہلا سلام تم نے نہ سنا تھا؟ عرض کیا کہ سنا تو بہت تھا لیکن ہم نے چاہا کہ حضور ﷺ کی زبان مبارک سے سلامتی کی دعا بار بار ہم پر پڑھی جاوے۔ پھر عرض کیا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کیسے تشریف لائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لڑکی اس بات سے ڈرتی ہے کہ تم اسے مارو گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم اس خوشی میں کہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اسے خدا کی خاطر آزاد کرتے ہیں۔ تب ان کو برکت بخشنے کے بعد آپ ﷺ کی توجہ اس طرف پھری جہاں ہمیشہ لوٹ لوٹ جاتی تھی۔ فرمایا اللہ نے دس درہم میں کتنی برکت دی کہ اس سے اپنے نبی ﷺ کو قمیص پہنائی اور انصار میں سے ایک شخص کو اور ایک گردن کو غلامی سے آزادی بخشی۔ خدا ہی کی تعریف ہے جس نے اپنی قدرت سے ہمیں یہ رزق دیا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارك و سلم۔

اس واقعہ سے بہت سے سبق ملتے ہیں۔ اپنے گرد و پیش پر نظر رکھ کر تکلیف میں مبتلا لوگوں کی مدد کرنا۔ مدد کے بعد بھی ان کے حالات پر نظر رکھنا اور حسب ضرورت مزید مدد دینا۔ اپنے مال اور وقت کو بنی نوع کے لئے خرچ کرنا۔ امداد کرتے وقت مصیبت میں مبتلا شخص کو نصائح کرنے سے احتراز کرنا۔ یہ بات حالات کی مناسبت سے دوسرے وقت پر اٹھا رکھی جا سکتی ہے۔ جو چیز مانگی گئی ہے وہی چیز دینا۔ آپ ﷺ نے انصاری کو قمیض ہی عنایت فرمائی درہم نہیں دیئے بلکہ خود تکلیف فرما کر دوبارہ قمیص خرید فرمائی۔ کسی خدمت کی توفیق ملنے پر خدا کا شکر ادا کرنا۔ کسی کے گھر جانے پر سلام کرنا۔ سلام بہت بڑی دعا ہے۔ اس دعا کے حصول کی کوشش کرنا۔ بچوں اور ملازموں کے ساتھ نرمی اور پیار کا سلوک کرنا۔ اگر بچے یا ملازم سے غلطی ہو جائے تو حتی المقدور معاف کرنا۔ مار پیٹ سے احتراز کرنا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو آنحضرتؐ کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مسیح موعود کا انقلاب انگیز لٹریچر اور 17 امتیازی پہلو

آپ نے سیف کا کام قلم سے دکھایا اور نئے ارض وسما تخلیق کئے

عبدالسمیع خان

(قسط دوم آخر)

علم غیب کی فراوانی

13۔حضرت مسیح موعود کے آسمانی مائدہ کا ایک بڑا حصہ خدائی کلام اور علم غیب پر مشتمل ہے جو قیامت تک آنے والے تمام بڑے بڑے انقلابات کی کھلی کھلی خبریں دیتا ہے۔ اس میں واضح طور پر یہ ذکر ہے کہ۔

جماعت احمدیہ پر ابتلاء آئیں گے کفر کے فتوے لگیں گے شہادتیں ہوں گی اور اس زمانہ کے فرعون اور ہامان اور ابوجہل اور ابولہب اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ (تذکرہ ص318,317)

اور خدا نے یہ بھی کہا کہ میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (تذکرہ ص8,260)

انہی کتب میں لندن کے منبر پر مدلل تقریر کرنے اور سفید پرندے پکڑنے کی بشارت بھی ہے۔ (تذکرہ ص147)

اسی لٹریچر میں داغ ہجرت اور ایم ٹی اے کی پیشگوئی بھی ہے اور صلحائے عرب اور ابدال شام کی دعاؤں کا تذکرہ بھی ہے۔

(تذکرہ ص218، احمدیت کا فضائی دور ص45، تذکرہ ص100)

سو سال پہلے اسی لٹریچر نے بتایا کہ برطانوی حکومت کا سورج غروب ہو جائے گا اور دین کا آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔ زار روس کا حال زار ہو جائے گا۔ ایوان کسریٰ میں تزلزل برپا ہوگا۔ کوریا کی حالت نازک ہو جائے گی۔ افغانستان کا نادر شاہ اچانک موت کا شکار ہو جائے گا۔

(تذکرہ ص650، مجموعہ اشتہارات جلد2 ص7)

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد21 ص152)

(تذکرہ ص461,429)

زلزلے آئیں گے اور امریکہ، ایشیا، یورپ اور جزائر کے رہنے والے امن کو ترسیں گے۔ بیماریاں پڑیں گی۔ موتا موتی لگے گی عالمی جنگیں ہوں گی خون کی ندیاں بہیں گی اور ایٹمی ہتھیاروں سے زندگی ناپید ہو جائے گی۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 ص268)

یہ لٹریچر بتاتا ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج کا نظام ٹوٹے گا اور پھر دین کی طرف کثرت سے رجوع ہوگا۔ یہ پاک کلام بتاتا ہے کہ خدا مسرور کا ساتھ دے گا اور اسے ہر میدان میں مظفر ومنصور کرے گا۔ (تذکرہ ص630)

دنیا کے ایوانوں میں

14۔حضرت مسیح موعود کے قلب منور کی تجلی سے وہ صبح صادق ظہور پذیر ہوئی جس کے متعلق خدا نے خبر دی تھی کہ

ترجمہ: زمین کے باشندوں کے خیالات اور رائیں بدلائی جائیں گی۔ (تذکرہ189)

وہ حقائق جن کی وجہ سے حضرت مسیح موعود پر کفر کے فتوے لگائے گئے آج وہی باتیں دنیا کے ایوانوں میں گونج رہی ہیں۔ اس شعر کے مصداق کہ ؎

آج ہم دار پہ کھینچے گئے جن باتوں پر
کیا عجب کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملیں

امام آخر الزماں کے پیش کردہ سچے دینی عقائد اور ناقابل تسخیر نظریات کی دنیا بھر کے دانشور تحسین کرتے ہیں۔

کسر صلیب

حضرت مسیح موعود نے 1891ء میں وفات مسیح کا اعلان کیا اور لندن میں 1978ء میں کسر صلیب کانفرنس میں برطانیہ سپین چیکوسلواکیہ اور بھارت کے مسلمان اور عیسائی محققین نے مسیح کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں وفات کا برملا اعلان کیا۔

موازنہ مذاہب کے مشہور ہسپانوی سکالر فیبر قیصر (A.Faber Kaiser) قبر مسیح کی تحقیق کے لئے خود کشمیر گئے اور انتہائی محنت وقابلیت سے قابل قدر تاریخی معلومات فراہم کر کے ایک ضخیم کتاب شائع کی جس کا نام ہی یہ رکھا کہ Jesus Died in Kashmir یعنی یسوع کشمیر میں فوت ہوئے۔

دور حاضر میں بہت سے عرب زعماء حضرت مسیح کی طبعی وفات کے قائل ہو چکے ہیں۔ السید محمد رشید اور السید عباس محمود العقاد نے تسلیم کیا کہ عقلی نقلی اور تاریخی اعتبار سے سرینگر کے محلہ خانیار میں واقع مقبرہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی کا ہے۔

(تفسیر المنار جلد6 ص43 ناشر دار المعرفہ بیروت۔ حیاۃ المسیح فی التاریخ وکشوف العصر ص256,255 ناشر دار الکتاب العربی بیروت 1969ء)

ایرانی مفسر مولانا زین الدین نے اپنی تفسیر میں لکھا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود کے ہاتھوں بہت تکالیف برداشت کرنا پڑیں جس پر آپؑ نے مشرق کا رخ اختیار کیا اور کشمیر اور مشرقی افغانستان کے اسرائیلی قبائل کی طرف ہجرت کر گئے اور انہیں وعظ ونصیحت فرمائی۔

یاجوج ماجوج

حضرت مسیح موعود نے مغربی اقوام کے مذہبی اور سیاسی فتنوں کو دجال اور یاجوج ماجوج قرار دیا۔ آج عرب لیڈر بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔

الشیخ عبداللہ بن زید آل محمود وزیر مذہبی امور قطر اور الشیخ عبدالرحمٰن بن سعدی کے نزدیک یاجوج ماجوج سے مراد روس، امریکہ، برطانیہ اور دیگر مغربی اقوام ہیں۔

(رسالہ ''لا مہدی ینتظر'' ص75-79 مطبوعہ ریاست قطر)

ریسرچ سکالر علی اکبر صاحب لکھتے ہیں۔

''یورپی اقوام ہی یاجوج وماجوج ہیں اور آسمان میں تیر چلانے سے مراد طاقتور راکٹ ہیں''۔

(اسرائیل قرآنی پیشگوئیوں کی روشنی میں ص28 مکتبہ ''شاہکار'' لاہور جون1976ء)

مولانا ابو الجمال احمد مکرم صاحب عباسی چڑیا کوٹی (رکن مجلس اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن) نے پادریوں کو دجال اور ریل کو خر دجال قرار دیا۔

(حکمت بالغہ جلد2 ص126 تا142 مطبع دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن 8 جمادی الاولیٰ 1332ھ۔5 اپریل1914ء)

ام الالسنہ

1895ء میں ناقابل تردید دلائل سے حضرت مسیح موعود نے عربی کو ام الالسنہ قرار دیا۔ عیسائی ماہر لغت رائل عرب اکیڈمی کے ممتاز ممبر اور لغۃ العرب کے ایڈیٹر انستاس الکرمی (1866-1947ء) نے 1935ء میں ببانگ دہل عربی کے ام الالسنہ ہونے کا اعلان کیا۔

(بحوالہ الفضل سالانہ نمبر1978ء ص37)

برصغیر کے مولانا عبدالرحمٰن طاہر سواتی لکھتے ہیں۔

عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے میں شک نہیں۔

(تاریخ الادب العربی اردو ایڈیشن ص26 ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور جون1961ء)

مفتی محمد شفیع صدر مدرسہ دار العلوم کراچی لکھتے ہیں۔

حکومت الٰہیہ کی دفتری زبان عربی ہے کہ سب سے پہلے انسان کو وہی سکھائی گئی اور بالآخر جنت میں پہنچ کر تمام انسانوں کی زبان وہی ہو جائے گی۔

(مقدمہ المنجد عربی اردو ناشر دار الاشاعت کراچی جولائی1973ء)

نزول جبریل

نزول جبریل کے متعلق مولانا اللہ یار لکھتے ہیں۔

''جبریل ولی اللہ کے پاس آسکتے ہیں۔ صرف وحی شرعی اور وحی احکامی کا سلسلہ ختم ہوا کیونکہ دین مکمل ہو چکا ہے''۔

(''دلائل السلوک'' ص127)

مسئلہ جہاد

جہاد کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود پر بہت طعن وتشنیع کی گئی مگر آج تمام عالم اسلام اسی حقیقت کو بیان کرنے پر مجبور ہے جو حضور نے بیان فرمائی تھی۔

مولانا ناز اہد الحسینی لکھتے ہیں۔

''یہ جہاد بالقلم کا دور ہے آج قلم کا فتنہ بڑا پھیل گیا ہے آج قلم کے ساتھ جہاد کرنے والا سب سے بڑا مجاہد ہے''۔

(ماہنامہ خدام الدین لاہور۔ یکم اکتوبر1965ء بحوالہ تبصرہ از ابوقیصر آدم خان صاحب ص440 ربوہ 1976ء)

پاکستان کے صوبہ سرحد کے وزیراعلیٰ نے کہا۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے اپنی نوجوان نسل کے ہاتھ میں کتاب کی بجائے بندوق تھمائی۔ درحقیقت آج دنیا کا مقابلہ بندوق سے نہیں بلکہ قلم کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی 9 مئی2006ء)

شاہ فیصل نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا۔

جہاد صرف بندوق اٹھانے یا تلوار بے نیام کرنے کا نام نہیں بلکہ جہاد تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول مقبولؐ کی سنت کی طرف دعوت دینے، ان پر عمل پیرا ہونے اور ہر قسم کی مشکلات، دقتوں اور تکالیف کے باوجود استقلال سے ان پر قائم رہنے کا نام ہے۔

(رسالہ ام القریٰ مکہ معظمہ۔24 اپریل1965ء بحوالہ تبصرہ از ابوقیصر آدم خان صاحب ص438 ربوہ1976ء)

ایرانی عالم آیت اللہ مرتضیٰ مطہری لکھتے ہیں:

قرآن مجید نے بنیادی طور پر وضاحت کر دی ہے کہ جہاد، بالادستی اور اقتدار کی جارحانہ جنگ نہیں جارحیت کے مقابلہ کا نام ہے۔

معروف دینی سکالر شاہ بلیغ الدین لکھتے ہیں۔

''اسلام انسانی کشت وخون کو حرام قرار دیتا ہے۔ قرآن میں حکم ہے کہ ''ایک بے گناہ انسان کو مارنا پوری قوم کو ختم کر دینا ہے''۔ جہاد اور قتال یعنی جنگ یہ دونوں الگ الگ صورتیں ہیں۔ مسلمان اس وقت تک لڑائی پر نہیں نکل سکتا جب تک مذاکرات اور سفارتی تعلقات سے امن برقرار رکھنے کی پوری کوشش نہ کرے۔ اس کے بعد اگر مخالف میدان جنگ میں نکل آئے اور دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوں تو بھی مسلمانوں کو حکم ہے کہ ایک مرتبہ اور صلح کی کوشش کریں اگر مخالف نہ مانے تو بھی اس صورت میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ اپنی طرف سے پہل نہ کریں دشمن حملہ کر دے تو صرف اپنے بچاؤ کے لئے ہتھیار اٹھائیں۔ یہی قرآن کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''جنگ اگر تم پر تھوپ دی جائے تب تم مدافعت کر سکتے ہو''۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 5 نومبر 1906ء اداراتی صفحہ)

انگریز کا انصاف

حضرت مسیح موعود نے حکومت برطانیہ کے انصاف اور امن پسندی کو سراہا، مدتوں دشمن اس پر معترض رہے مگر آج یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ انگریز استعمار نہیں بلکہ برصغیر کا معمار تھا اور اس کا انصاف یاد کر کے روتے ہیں۔

حسن نثار اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

''14راگست 1947ء والی آزادی کے بعد سے اب تک اس ملک کے حکمران طبقوں نے ''آزاد عوام'' کے ساتھ جو کچھ کیا اسے دیکھنے کے بعد ہر کوئی یہ سوچنے میں حق بجانب ہے کہ انگریز استعمار تھا یا برصغیر کا معمار؟ سوال یہ نہیں کہ آزادی کے نتیجہ میں برصغیر کے مسلمان ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں منقسم ہو کر اپنا امپیکٹ کھو بیٹھے ......سوال یہ ہے کہ پاکستان میں عام پاکستانیوں پر کیا گزری اور گزر رہی ہے؟ کیا ہمارے ''ذاتی'' حکمرانوں نے ہمارے ساتھ ''انگریز استعمار'' سے بہتر سلوک کیا؟ استعمار نے کیا دیا اور ''رشتہ دار'' نے کیا کچھ چھین لیا؟

آج پورے برصغیر میں جو کچھ دکھائی دیتا ہے ......انفراسٹرکچر ہو یا دیگر سسٹمز سب گورے کے گیان ودھیان کا نتیجہ ہے ورنہ مقامیوں نے تو کبھی ماچس تک نہ دیکھی تھی۔ انگریز نے سول و ملٹری ڈھانچہ کے ساتھ ساتھ دنیا کا عظیم ترین نظام آبپاشی دیا۔ بہت سے نئے شہر آباد کئے، ریلوے کا جال بچھایا، پل اور سرنگیں تعمیر کیں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی چین بنائی، ٹیلی گراف، ٹیلی فون، بجلی اور بینکنگ سے لے کر عدالتی نظام تک ......یتیم خانوں سے لے کر پھولوں کی نمائش کے تصور تک ......میز کرسی کے استعمال سے لے کر دہلی میں پہلے طبیہ کالج کی تعمیر تک...... جو کچھ ہے اسی استعمار کی یاد ہے۔ ہم نے تو صرف جعلی الاٹمنٹوں کی ٹیکنالوجی ایجاد کی یا مختلف قسم کے مافیاز تخلیق کئے اور آج بھی انگریز کے دیئے ہوئے نظام کے ''لنڈے'' کو ہی کانٹ چھانٹ کر پہن رہے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد۔ اتوار 23 جولائی 2006ء)

علمی استفادہ

15۔ مسیح موعود کے بلند پایہ لٹریچر نے مسلمانوں کے اجتماعی شعور کی رائے ہی نہیں بدلی بلکہ ان مضامین کو بیان کرنے کے لئے ان کے پاس اس صاحب قلم کے الفاظ سے بہتر الفاظ بھی نہیں تھے۔ اس لئے بے شمار مخالفین نے آپ کی کتب اور کلام منظوم کو نقل کیا اور اسے اپنے یا کسی اور نام سے شائع کیا ہے۔ ان میں مفتی، صحافی، مناظر، خطیب، شعراء، ماہرین تعلیم، قانون دان اور وکلاء سب شامل ہیں اور ان کے حوالے ضخیم کتاب کی شکل میں ہیں چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں۔

ایک کتاب احکام اسلام عقل کی نظر میں کشتی نوح، نسیم دعوت، اسلامی اصول کی فلاسفی، آریہ دھرم، برکات الدعاء کے صفحے کے صفحے نقل کئے گئے ہیں۔ ممتاز بریلوی عالم محمد افضل شاہد صاحب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

......صاحب نے قادیانی کی مذکورہ بالا کتاب سے پیراگراف اور صفحے در صفحے اپنی کتاب میں نقل کر ڈالے لیکن کتاب ومصنف کا حوالہ تک نہ دیا۔ شاید ...... صاحب کو یہ خطرہ تھا کہ اگر حوالہ دیا تو پیروکار اور مرید بھاگ نہ جائیں ...... اگر ...... صاحب کے اس طرز عمل پر غور کیا جائے تو ...... صاحب قادیانی کے مذکورہ بالا دعوؤں کے مطابق کہ یہ الہامی مضمون ہے اور سب پر غالب آئے گا وغیرہ کی اپنے عمل سے تصدیق کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ...... صاحب کا اصل مقصد قادیانی کی تعبیر وتشریح کو چوری کرنا تھا۔ الفاظ کی چوری تو اس لئے کی گئی ہے کہ ان سے بہتر الفاظ کا انتخاب ممکن نہ تھا......''۔

(ماہنامہ القول السدید مئی 1993ء ص88 تا 108)

حضرت مسیح موعود کا شہرہ آفاق عربی قصیدہ ہے۔

یا عین فیض اللّٰہ والعرفان

مولوی جان محمد صاحب ایم اے ایم او ایل منشی فاضل، مولوی فاضل کی کتاب اصلی عربی بول چال مکمل کلام ہے۔ کتاب کے آخر میں اس قصیدہ کے 70 میں سے 58 اشعار نقل کئے گئے ہیں۔

ایک مولوی صاحب نے اپنی کتاب ''کتاب اسلام'' میں اسلامی اصول کی فلاسفی قریباً پوری نقل کر لی اور آئینہ کمالات اسلام، چشمہ معرفت اور کشتی نوح سے جابجا مضامین نقل کئے۔

حضرت مسیح موعود کی مشہور فارسی نعت ہے۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است

ایک صاحب جن کو عصر حاضر کا مجدد کہا جاتا ہے انہوں نے اپنے رسالہ ضیائے حرم میں یہ پوری نعت نہایت جلی اور نفیس قلم سے بغیر نام کے شائع فرمائی۔

مشہور معاند سلسلہ ''مولانا'' ثناء اللہ صاحب امرتسری نے 4 جنوری 1924ء کو لاہور کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آخر میں فرمایا

چونکہ میں قرآن مجید کو اپنا بلکہ جملہ انسانوں کا کامل ہدایت نامہ جانتا ہوں اس لئے اپنا اعتقاد دو شعروں میں ظاہر کر کے بعد سلام رخصت ہوتا ہوں۔ ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیوں کر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ 86۔ ناشر ادارہ ترجمان السنہ 7۔ ایبک روڈ لاہور)

مولانا حافظ عطاء اللہ صاحب کے رسالہ ''اعجاز قرآن'' کے سرورق پر نہایت جلی قلم سے یہ الفاظ درج ہیں۔

''اس رسالہ میں بحمدہ تعالیٰ دہریت، آریت، عیسائیت، بہائیت اور قادیانیت کے خیالی قلعوں کو اعجاز قرآن کی تین اقسام سے بمباری کر کے بکلی مسمار کر دیا گیا ہے''۔

مولانا نے ''قادیانیت کے خیالی قلعے'' پر بمباری کے لئے یہ دلچسپ طریق اختیار کیا کہ رسالہ کے صفحہ 104 پر ''در مدح قرآن'' کے زیر عنوان حضرت مسیح موعود کی نظم شائع کی۔ ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اور بعض شعروں میں تصرف بھی کر دیا ہے۔

''مجلس ختم نبوت پاکستان'' کے مرکزی رہنماؤں نے فروری 1971ء میں انگریزی زبان میں ایک رسالہ ارکان اسمبلی میں تقسیم کے لئے شائع کیا جس کا نام تھا۔

AN APPEAL TO THE MEMBERS OF NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

جس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اور حضرت مسیح موعود کے 2 شعر بھی لکھے جن کو ڈاکٹر اقبال سے منسوب کر دیا۔ ؎

ھست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ختم شد ہر نفس پاکش ہر کمال
لا جرم شد ختم ہر پیغمبرے

اردو کی نئی زندگی

16۔ حضرت مسیح موعود کے آب حیات نے اردو زبان کو بھی نئی زندگی سے ہمکنار کیا۔

ماہ دسمبر 1913ء میں آل انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹیل ایجوکیشنل کانفرنس کا ستائیسواں اجلاس آگرہ میں منعقد ہوا۔ خواجہ غلام الثقلین نے اپنے خطبہ صدارت میں خاص طور پر ان مشاہیر کا ذکر کیا جنہوں نے اردو کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو ان مایہ ناز ہستیوں کی صف میں شمار کیا جن کو آج اردو زبان میں بطور سند پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً پروفیسر آزاد، مولانا حالی، سرسید احمد خاں، داغ، امیر، جلال لکھنوی۔

(دیکھئے رپورٹ اجلاس مذکورہ ص76)

کرزن گزٹ کے مشہور ایڈیٹر جناب مرزا حیرت صاحب دہلوی نے تحریر فرمایا:۔

''مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں ...... کی ہیں۔ وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا......اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں ......اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالہ ہے۔ اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا راستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا''۔

(اخبار کرزن گزٹ دہلی۔ یکم جون 1908ء بحوالہ سلسلہ احمدیہ ص189)

آج اکناف عالم میں ہر احمدی یہ تمنا رکھتا ہے کہ امام دوراں کے کلام کو اس کی زبان میں سمجھ سکے پس جہاں جہاں احمدیت جائے گی اردو ساتھ ساتھ ہوگی۔

صلح کا پیغام

17۔ آج دنیا جنگ اور تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے اور سائنسی تصوراتی گھڑیوں کے مطابق قیامت برپا ہونے میں صرف 5 منٹ باقی ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود کی مقدس کتب اور تعلیمات یہاں بھی انسان کو نجات اور صلح کا پیغام

دیتی ہیں۔فرماتے ہیں۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

یہ کتب تمام بانیان مذاہب اور قومی پیشواؤں کی تعظیم کی تعلیم دیتی ہیں۔ یہ کتب ہر قسم کے جبر واکراہ کی نفی کرکے آزادی ضمیر ومذہب کا اعلان کرتی ہیں یہ کتب انسان کو اولی الامر کی اطاعت اور قانون کی پابندی اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتی ہیں۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’دنیا کی بھلائی اور امن اور صلحکاری اور تقویٰ اور خداترسی اسی اصول میں ہے کہ ہم ان نبیوں کو ہرگز کاذب قرار نہ دیں۔جن کی سچائی کی نسبت کروڑہا انسانوں کی صدہا برسوں سے رائے قائم ہوچکی ہو اور خدا کی تائیدیں قدیم سے ان کے شامل حال ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک حق کا طالب خواہ وہ ایشیائی ہو خواہ یورپین ہمارے اس اصول کو پسند کرے گا اور آہ کھینچ کر کہے گا کہ افسوس ہمارا اصول ایسا کیوں نہ ہوا۔

(تحفہ قیصریہ۔روحانی خزائن جلد12 ص261)

آپ نے آخری کتاب کا نام ہی پیغام صلح رکھا ہے۔

انہی اصولوں کی بنا پر آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو دنیا میں جگہ جگہ امن کے جزیرے تخلیق کر رہی ہے۔ یہ واحد جماعت ہے جو یوم پیشوایان مذاہب مناتی ہے اور جس کا ہر فرد اپنے اپنے ملک و قوم کا وفادار ہے اور اس کے دامن پر ظلم برداشت کرنے کے زخم تو ہیں ظلم کرنے کا ایک داغ بھی نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مسیح موعود کے انقلاب انگیز لٹریچر نے دنیا میں تبدیلی کی وسیع اور ٹھوس بنیاد رکھ دی ہے اور جمالی شان سے یہ انقلاب دلوں اور سینوں میں دھڑکن بن رہا ہے اور وہ وقت دور نہیں جب یہ انقلاب اپنی معراج کو پہنچے گا اور انسانیت کا پورا وجود ایک نئے لبادہ میں نظر آئے گا اور وہ نئی اقوام متحدہ نظر آئے گی۔جس کا چارٹر سلامتی کے شہزادے کے ہاتھ سے لکھا گیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

’’میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں۔ خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کرسکتیں کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں‘‘۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد3 ص403)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

نوافل۔اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب کا باعث

اللہ جل شانہٗ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

’’ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ان میں صبح وشام تسبیح کرتے ہیں‘‘۔

(النور آیت نمبر37)

نوافل کے معانی

نوافل کے معانی درج ذیل لکھے ہیں:

1 وہ عبادت جو فرض نہ ہو۔

2 وہ نماز جو فرض، واجب اور سنت کے علاوہ پڑھی جائے۔

3۔زائد عبادت جو شکرانہ کے طور پر ادا کی جائے۔

4 زائد عطیہ۔

(فیروز اللغات اردو-1436-الحاج مولوی فیروز الدین صاحب)

فرائض کی تکمیل

فرائض کے ساتھ نوافل مقرر کئے گئے ہیں۔تاکہ فرائض کی ادائیگی میں جو کمی، سستی اور تاخیر ہوگئی ہو ان کی تکمیل ہوسکے، احادیث میں نوافل کے بہت فوائد بیان ہوئے ہیں۔

ہمارے پیارے آقا ومولیٰ سید المرسلین اولین والآخرین حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ فرض عبادتوں کے علاوہ گھروں کو عبادتِ خداوندی سے معمور رکھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔آپؐ اپنی ازواج مطہرات دیگر رشتہ داروں اور صحابہ کرامؓ کو بھی ترغیب وتلقین فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی رہائش گاہوں اور گھروں میں غفلت کی نیند نہ سویا کریں بلکہ انہیں بھی یادالٰہی سے منور کرتے رہا کریں وہ گھرانہ جو ذکرالٰہی سے خالی رہتا ہے وہ ویرانہ ہوتا ہے اس لئے نوافل گھروں میں پڑھا کریں اور اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عمل پیرا تھے۔ پھر یہ سلسلہ اُمت میں صلحاء واولیاء اور مومنین نے جاری رکھا۔

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اپنے گھروں میں بھی کچھ نمازیں پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ‘‘۔

(بخاری کتاب التہجد باب التطوع فی البیت حدیث نمبر1187)

قربِ الٰہی کا ذریعہ

فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل پر مداومت قرب باری تعالیٰ کا ذریعہ ہوجاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھ جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نوافل پڑھنے والوں کو اپنا دوست بنالیتا ہے۔ہمارے پیارے رسولِ مقبول ﷺ اس طرح بشارت عطا فرماتے ہیں:

’’حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ جتنا میرا اقرب اس چیز سے جو مجھے پسند ہے اور میں نے اس پر فرض کردی ہے حاصل کرسکتا ہے اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہوجاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا دوست بنالیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں‘ جس سے وہ سنتا ہے‘ اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں‘ جن سے وہ دیکھتا ہے‘ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں‘ جن سے وہ پکڑتا ہے‘ اس کے پاؤں بن جاتا ہوں‘ جن سے وہ چلتا ہے۔یعنی میں ہی اس کا کارساز ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

(بخاری۔کتاب الرقاق۔باب التواضع)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث

احادیث النبی ﷺ میں یہ بشارت بھی آئی ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا بندہ نوافل کے ذریعہ خداتعالیٰ کے آگے گریہ وزاری اور تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے روحانی رفعت عطا فرماتا ہے اور روحانی سیڑھیوں کے ذریعہ ساتویں آسمان تک بلند کردیتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’احادیث میں آیا ہے کہ مومن نوافل کے ساتھ خداتعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔نوافل سے مراد یہ ہے کہ خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جاوے۔ ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سست ہوجاتا ہے، لیکن مومن زیادتی کرتا ہے۔نوافل صرف نماز سے ہی مختص نہیں بلکہ ہر ایک حسنات میں زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے۔مومن محض خداتعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ان نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے۔اس کے دل میں ایک درد ہے جو اسے بے چین کرتا ہے اور وہ دن بہ دن نوافل وحسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خداتعالیٰ بھی اس کے قریب ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کرکے خداتعالیٰ کے سایہ تلے آجاتا ہے۔اس کی آنکھ خداتعالیٰ کی آنکھ۔اس کے کان خداتعالیٰ کے کان ہوجاتے ہیں۔کیونکہ وہ کسی معاملہ میں خداتعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی زبان خدا کی زبان اور اس کا ہاتھ خداتعالیٰ کا ہاتھ ہوجاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر30)

دو نوافل کی تحریک

جماعت احمدیہ دنیا میں خوش قسمت جماعت ہے۔ جسے خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت کی نعمت عظمیٰ عطا ہوئی ہے۔خلیفہ وقت جماعت سے لطف وعنایات فرماتے ہیں، ہر معاملہ میں بر وقت راہنمائی کرتے ہیں اور جماعت کا ہر فرد اپنے محبوب خلیفہ سے دل وجان سے پیار ومحبت اور اُنس کرتا ہے اور ہر حکم، ارشاد، ہدایت اور اشارہ پر فوری عمل پیرا ہوجاتا ہے صرف آواز پہنچنے کی دیر ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرب الٰہی اور اس کے حصار میں خود کو محفوظ کرنے کے لئے دو نوافل یومیہ پڑھنے کی تحریک فرمائی ہے، جماعت کا خورد وکلاں اس کار خیر پر عمل پیرا ہوکر جسمانی اور روحانی ترقیات کرتا چلا جارہا ہے۔حضور انور نے ہی 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کے لئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کردیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خداتعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا‘‘۔

(روزنامہ الفضل 8 جنوری 2011ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم شیراز جمیل احمد صاحب اور بہو مکرمہ سدرا شیراز صاحبہ کو لندن میں 28 دسمبر 2012ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کو نائل شیراز احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نسیم بٹ صاحب حال کینیڈا کا نواسہ اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت مولوی جان محمد صاحب آف ڈسکہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچہ کو اپنے جد امجد کی نیکیوں کا وارث کرے۔ صالح، ہونہار، خلافت کا خادم اور سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ مسرت رعنا صاحبہ کمر درد کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ لندن کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں اور آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ روبینہ اشرف صاحبہ دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے اکلوتے بیٹے مکرم سعد اللہ خالد رشید چیمہ صاحب واقف نو بعمر 15 سال کے بائیں بازو میں بون ٹیومر ہے۔ کچھ عرصہ سے شوکت خانم ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جماعت کیلئے قابل فخر وجود بنائے۔ آمین

مکرم محمد صادق طیب صاحب کارکن کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ بیوہ مکرم عظمت اللہ بھٹی صاحب سابق انسپکٹر نظارت مال آمد کی ٹانگ مؤرخہ 6 ستمبر 2012ء کو گرنے کی وجہ ٹوٹ گئی ہے۔ کامیاب آپریشن ہو چکا ہے۔ ہڈی جڑ رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عبدالرؤف صاحب ملتانی معلم سلسلہ موہلنکے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

فرحان احمد ابن مکرم عبدالقدیر شیخ صاحب نے مورخہ 21 دسمبر 2012ء کو خاکسار کے ذریعہ دس سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے اور اسی روز تقریب آمین منعقد کی گئی۔ خاکسار نے بچے سے قرآن کریم سنا اور مکرم محمد اشرف چٹھہ صاحب صدر جماعت موہلنکے چٹھہ نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے نیز قرآن کریم کا فہم وادراک اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ دارالصناعۃ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ وڈورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس۔ 3۔ پلمبنگ
4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ / فون نمبر 047-6211065 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

نئی کلاسز کا آغاز یکم جنوری 2013ء سے ہو چکا ہے

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔
☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔
☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

تقریب تقسیم انعامات

ورزشی مقابلہ جات 2012ء

(مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ)

مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات ورزشی مقابلہ جات 2012ء دفتر مجلس انصار اللہ مقامی کے بالائی ہال میں مورخہ 23 دسمبر 2012ء کو شام 4 بجے منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم لطیف احمد صاحب جھمٹ قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ پاکستان تھے۔ تلاوت قرآن کریم وعہد کے بعد محترم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی نے تقریب کا مختصر تعارف کرایا۔ بعدازاں مکرم محمود احمد خان صاحب منتظم صحت جسمانی و ذہانت نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مقابلے سال بھر میں وقتاً فوقتاً ہوئے پیدل چلنا، دوڑ، کلائی پکڑنا نیزہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، گولہ پھینکنا اور سائیکل ریس کے مقابلے کرائے گئے۔ جن میں 339 انصار نے حصہ لیا۔ ازاں بعد محترم مہمان خصوصی نے اول دوم اور سوم آنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر مختصر خطاب کیا۔ آخر میں محترم زعیم اعلیٰ صاحب نے مکرم مہمان خصوصی اور کھلاڑیوں کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی نے دعا کرائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جملہ حاضرین کی چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ نادیہ طاہر صاحبہ بنت مکرم طاہر ماجد صاحب وصیت نمبر 88756 نے مورخہ 23 دسمبر 2008ء کو دارالفضل شرقی ربوہ سے وصیت کی تھی۔ سال 10-2009ء سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نابینا افراد رابطہ کریں

(نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے وقتاً فوقتاً احباب جماعت کو عطیہ چشم کی تحریک کی جاتی ہے نیز وفات پانے والے آئی ڈونرز سے حاصل کردہ صحت مند کارنیا بذریعہ آپریشن موزوں نابینا افراد کو لگایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایسوسی ایشن بلاتفرق مذہب وملت ملک بھر میں بینائی کی بحالی کے سلسلے میں منفرد خدمت کی توفیق پارہی ہے۔

اگر آپ کے علم میں کسی بھی عمر کے ایسے مریض ہیں جو آنکھوں کی بیرونی جھلی کارنیا (CORNEA) کی انفیکشن یا کسی اور خرابی کے نتیجے میں بینائی کی دولت سے جزوی یا کلی طور پر محروم ہیں تو وہ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے مرکزی دفتر واقع نور العین میں رابطہ کریں اور اپنے کوائف کا اندراج کروالیں۔ ایسوسی ایشن کے پاس ایسے نابینا افراد کا کمپیوٹرائیزڈ ریکارڈ موجود ہے اور باری آنے پر ان کے آپریشن کا فوری انتظام کیا جاتا ہے۔

ایڈریس: دفتر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن واقع نور العین بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ دفتر میں مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

047-6212312,047-6215201

(صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

گوندل کے ساتھ پچاس سال

گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

14 جنوری 2013ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am	الاسکا۔انگلش ڈاکومنٹری پروگرام
2:25 am	خداتعالیٰ کے پاک اسماء
3:00 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرناالقرآن
6:00 am	گلشن وقف نو
7:05 am	الاسکا۔انگلش ڈاکومنٹری پروگرام
7:35 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء
8:45 am	ریئل ٹاک
9:45 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	الترتیل
11:55 am	حضور انور کا خطاب بمقام Roehampton University
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ 23 مارچ 2007ء
6:55 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
8:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

15 جنوری 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ 23 مارچ 2007ء
4:00 am	ایم ٹی اے ورائٹی
4:40 am	خلافت احمدیہ سال بہ سال
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:10 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	ان سائیٹ
5:45 am	الترتیل
6:15am	خطبہ جمعہ 23 مارچ 2007ء
7:05 am	سیرت حضرت مسیح موعود
7:30 am	کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ 23 مارچ 2007ء
8:50 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:30 am	سیرت حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرناالقرآن
11:55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
1:30 pm	جنگلی حیات۔سیگز
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور ان سائیٹ
5:30 pm	یسرناالقرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	سپینش سروس
9:00 pm	علم الابدان
9:30 pm	سیرت النبی ﷺ
10:10 pm	فرنچ پروگرام
10:40 pm	یسرناالقرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء

16 جنوری 2013ء

12:30 am	عربی سروس
1:35 am	ان سائیٹ
2:00 am	علم الابدان
2:45 am	جنگلی حیات۔سیگز
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرناالقرآن
6:10 am	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
7:25 am	فرنچ پروگرام
8:00 am	جنگلی حیات۔سیگز
8:30 am	علم الابدان
9:10 am	سیرت النبی ﷺ
9:45 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:40 am	الترتیل
12:10 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
1:05 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:40 pm	الترتیل
6:10 pm	خطبہ جمعہ 23 مارچ 2007ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	فقہی مسائل
8:35 pm	کڈز ٹائم
9:10 pm	فیتھ میٹرز
10:10 pm	میدان عمل کی کہانی
10:45 pm	الترتیل
11:15 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:35 pm	تقاریر جلسہ سالانہ

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	5:20

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

Homoeopathy ھوالشافی The Nature's Wonder
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات لے کر اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
پرانی بیماری مشورہ فیس =/200 روپے
زیر نگرانی: سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط (ہومیوفزیشن)
سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005688 0300-7705078

FR-10

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

گل احمد، الکرم، فائیوسٹار، فردوس، کرسٹل کلاسک
اور بہت سی برانڈ کی گرم ورائٹی دستیاب ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے۔

Skylite Training Institute Of Information Technology
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر کورسز کا اجرا ہو چکا ہے
JOB OPPORTUNITIES
MBA اور Graduates کے لیے
آج ہی رابطہ کریں
25000 سے 50000 تک کمانے کا موقع
jobs@skylite.com
داخلے جاری ہیں
مناسب فیس
انتہائی پروفیشنل ٹیچرز، بہترین کلاس روم اور لیب
کمپیوٹر بیسک
مائیکروسافٹ آفس
ویب ڈویلپمنٹ
آن لائن مارکیٹنگ
گرافکس ڈیزائننگ
047-6215742 4/14 سیکنڈ فلور، گول بازار ربوہ Skylite Communications